

© rasailojaraid.com

ہاؤسا زبان میں نعت گوئی

ڈاکٹر محمد خالد مسعود

ہاؤسا زبان کا نام بھی ہے اور ان قبائل کا بھی جو یہ زبان بولتے ہیں۔ یہ قبائل نائیجیریا کے شمال مغرب اور نائجر کے جنوبی علاقے میں آباد ہیں۔ مغربی افریقہ میں آباد قبائل میں ان کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ ان کے بعد فولانی قبائل ہیں جو فلندے زبان بولتے ہیں۔ ہاؤسا قبائل کی اکثریت مسلمان ہے۔ یہ زیادہ تر کاشت کاری اور تجارت سے وابستہ ہیں۔ فولانی گلہ بانی اور مولٹی پالنے کا کام کرتے ہیں۔ دونوں قبائل میں خواتین تمام کاموں میں مردوں کے برابر شریک ہوتی ہیں۔

ہاؤسا قبائل کی پرانی تاریخ اساطیری کہانیوں میں گم ہے۔ تاریخ کی روشنی آٹھویں صدی ہجری کے بعد پڑتی ہے اور یہی وہ زمانہ ہے جب اس علاقے میں اسلام کے اثرات پہنچنا شروع ہوئے۔ بعض اساطیری کہانیوں میں بیان کردہ قدیم تاریخ میں عرب اور اسلام سے رابطے انہی اثرات کی غمازی کرتے ہیں۔ سب سے مقبول کہانی ”دورا“ کے مطابق بغداد کے بادشاہ ہائی جیدا (بایزید؟) کا بیٹا اس علاقے میں آیا۔ ایک ظالم اور خونخوار اڑوبا سے یہاں کے لوگوں کو نجات دلائی۔ بورنو کے بادشاہ نے اپنی بیٹی سے اس کی شادی کر دی۔ ان کی اولاد سے جو سات ریاستیں وجود میں آئیں یہ ”ہاؤسا باکوائی“ کہلائیں۔

ہاؤسا قبائل میں اسلام کی اشاعت مالی کے مانڈنگو قبائل کے ذریعے ہوئی۔ خصوصاً مالی کے بادشاہوں یاجی اور فساموسی کے زمانے میں یہاں اسلام بہت تیزی سے پھیلا۔ اسلامی علوم کے فروغ میں عبدالکریم مغیلی اور سوڈان کے علماء کے اثرات بہت دیرپا تھے۔ تاہم ہاؤسامیں اسلام کی تاریخ میں سب سے نمایاں نام شیخ عثمان دان فودیو (۱۷۵۳ء - ۱۸۱۷ء) کا ہے جن کی اسلامی تحریک کے نتیجے میں ہاؤسا معاشرت میں بنیادی تبدیلیاں آئیں۔ ہاؤسا زبان میں اسلامی ادب کی روایت کو فروغ بھی اسی تحریک سے ملا۔

آج کل ہاؤسا زبان بولنے والوں کی تعداد دو کروڑ سے زیادہ ہے۔ نائیجیریا، نائیجر، اور کیرون کے اکثر علاقوں میں ہاؤسا بولی جاتی ہے۔ اور مغربی افریقہ کے اکثر علاقوں میں یہ رابطے کی زبان ہے، ہاؤسا زبان نے اسلام کی گود میں آنکھ کھولی۔ اس لئے اردو اور سواحلی کی طرح اس پر اسلامی اور عربی زبان کے اثرات بہت واضح ہیں۔ مثلاً ”روزانہ کی سلام دعا میں آپ بار بار ”لائیلا“ کی تکرار سنیں گے۔ یہ عربی لفظ العافیه کی ہاؤسا شکل ہے۔

طالب علم کو الماجری (المہاجر) اور استاد کو مالم (معلم) مدرسے کو لوجی (لوح، تختی) کہتے ہیں۔ ہاؤسا میں اسم کی مختلف حالتوں میں اکثر اس کے اعراب نہیں بدلتے اس لئے عربی الفاظ جب ہاؤسا میں آئے تو ان کے اعراب جوں کے توں رہے مثلاً ”محمد (محمد) احمد (احمد) نوح (نوح)“ ملیو (علی)، یونا (یونس)، الیاسا (الیاس)، شیو (شیخ) اسماء (اسماء)، اپنے اعراب سمیت موجود ہیں۔ ہاؤسا انیسویں صدی تک ”عمر“ رسم الخط میں لکھی جاتی تھی جو ہاؤسا صوتیات کے مطابق کچھ تبدیلیاں کر کے اختیار کیا گیا تھا۔ آج کل ہاؤسا رومن حروف میں لکھی جاتی ہے۔

ہاؤسا ادب کی تاریخ کو تین ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ لوک ادب، اسلامی ادب اور جدید ادب۔ لوک اور جدید ادب ہمارا موضوع نہیں اس لئے اتنا کتنا کافی ہے کہ لوک ادب زیادہ تر مقامی کہانیوں پر مشتمل ہے جن میں جانوروں کے سبق آموز قصوں کے ذریعے فلسفہ، تاریخ اور اخلاقیات کے موضوعات کو بیان کیا جاتا ہے۔ اسلام کی آمد کے ساتھ علوم کی اشاعت ہوئی تو لوک ادب کی جگہ اسلامی ادب نے لے لی۔ جدید ادب بیسویں صدی میں ابھرا اس پر یورپی اثرات بہت واضح ہیں۔ اسلامی ادب کے موضوعات اسلامی اور مقامی تاریخ اور اسلامی تعلیمات ہیں۔ ہاؤسا اسلامی ادب نے شیو کی تحریک اور ان کی قائم کردہ سکولو خلافت کے زمانے میں ترقی کی۔

شیو عثمان دان فودیو کی تحریک اور ہاؤسا ادب

اٹھارہویں صدی عیسوی میں اگرچہ ہاؤسا قبائل میں اسلام پھیل چکا تھا۔ اور ان کے اکثر حکمران مسلمان تھے اور بڑے نامور علماء ان کے مشیر تھے تاہم ان کے ہاں جاہلانہ روایات ابھی تک باقی تھیں۔ توہمات کا دور دورہ تھا۔ بعض مشرکانہ رسوم بھی باقی تھیں۔ اس کے ساتھ بادشاہوں کی مطلق العنانی ظلم اور بے جا ٹیکسوں سے لوگ تنگ تھے۔ شیو عثمان دان فودیو نے ۱۸۰۳ء میں

جماد کا اعلان کیا۔ مبینہ فوٹا فی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے اس لئے شروع میں ان کی مخالفت ہوئی لیکن بہت جلد ان کی تحریک ہاؤسا قبائل میں پھیلنے لگی۔ لوگ جوق در جوق ہجرت کر کے شیعوں کے جماد میں شامل ہوتے گئے۔ چنانچہ بہت جلد تمام ہاؤسا ریاستیں فتح ہو گئیں۔ اور ۱۸۰۸ء میں جب بورنو کی ریاست بھی فتح ہو گئی تو شیعوں نے سکوت کو دارالحکومت بنا کر سکوت خلافت قائم کر دی جو پورے شمالی نائیریا پر پھیلی ہوئی تھی۔ شیعوں نے ۱۸۸۹ء میں وفات پائی۔ ان کے بعد سکوت خلافت ۱۹۰۸ء تک قائم رہی۔ جب انگریزوں نے آخری سلطان طاہرو کو شکست دے کر سکوت پر قبضہ کر لیا تو اسے جنوب کے علاقوں کے ساتھ ملا کر نائیریا کا نام دیا۔ نائیریا ۱۹۶۰ء میں آزاد ہوا۔ یہاں اکثر لوگ مسلمان ہیں اور شیعوں کی تعلیمات کے پیرو کار ہیں۔

شیعوں کی تحریک کا بنیادی پیغام قرآن و سنت کا اتباع اور بدعات کا خاتمہ تھا۔ شیعوں عقیدے کے مخالف، اجتہاد کے قائل، تصوف کے پر جوش حامی لیکن تقدیر پرستی اور خانقاہی نظام کے شدید مخالف تھے۔ انہوں نے ہجرت اور جماد پر زور دیا۔ اس تحریک کی ایک امتیازی خصوصیت تعلیم پر زور تھا۔ عورتوں کی تعلیم پر خاص توجہ دی جاتی تھی۔ چنانچہ اس تحریک نے متعدد اعلیٰ پائے کے مصنف، ادیب اور شاعر پیدا کئے۔ ان میں شیعوں کے خاندان کے کئی افراد تھے جنہوں نے بہت سی کتابیں لکھیں۔ (۱)

تحریک کے اکثر مخاطب ان پڑھ تھے اس لئے تحریک کا پیغام ان تک پہنچانے کے لئے شاعری کو ذریعہ اعلیٰ بنایا گیا۔ نظم کے ذریعے بہت تیزی سے پیغام گھر گھر پہنچتا تھا۔ اس کی بہت ہی واضح مثال شیعوں کے بھائی عبداللہ کی ہجرت پر نظم ہے۔ ۱۸۰۳ء میں جب ہجرت اور جماد کا اعلان ہوا تو بعض لوگوں نے پس و پیش سے کام لیا۔ عبداللہ نے ایک نظم کہی جس میں ان لوگوں کی مذمت کی جنہوں نے شیعوں کی دعوت پر ہجرت نہیں کی۔ ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

میری بات دادی اور زیدی تک کون پہنچائے گا

اور ان لوگوں تک جو ابھی تک گاؤں اور شہروں میں بیٹھے ہیں

یہ کافروں کے ساتھی ہیں

جو دولت کے ضائع ہونے کے خوف سے

اور گمراہ حکمرانوں سے تحفظ کی غلط امید پر

اپنے گھروں سے نہیں نکلتے

ان سے کہہ دو

تمہارا اب مسلمانوں سے کوئی واسطہ نہیں

تم نے علانیہ لشکر اسلام سے دعا کی

اور دشمن کی حمایت پر راضی ہو گئے (۴)

اس نظم نے ہاؤسا قبائل میں آگ لگا دی اور ہجرت کی تحریک جیزی سے پھیلنے لگی۔ اسی طرح تحریک کی فتوحات پر بھی نظمیں لکھی گئیں۔ اس سے جہاں تحریک کو تقویت ملی وہاں ہاؤسا ادب کو بھی فروغ ملا۔

جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں شیخو نے خواتین کی تعلیم پر بہت زور دیا ان کی اکثر تحریروں میں یہ دلیل دی جاتی تھی کہ علماء دوسروں کے بچوں کی تعلیم میں تو مصروف ہیں لیکن اپنے گھر کی بچیوں اور عورتوں کو تعلیم میں شامل نہیں کرتے حالانکہ دوسروں کو تعلیم دینا ثواب کا کام اور زیادہ سے زیادہ فرض کفایہ ہے جبکہ اپنے گھر کے لوگوں کی فکر کرنا فرض عین ہے کیونکہ خاندان کے سربراہ سے اس کے لوگوں کے بارے میں پوچھا جائے گا (۳)۔ عورتوں میں تعلیم عام کرنے کے لئے ہاؤسا زبان میں کتابیں لکھیں گئیں، شیخو کی تحریک کے اس پہلو کا اثر تھا کہ اس زمانے میں متعدد خواتین علما پیدا ہوئیں جنہوں نے ہاؤسا ادب میں بیش قیمت اضافہ کیا۔ ان میں شیخو کی بیٹی نانا اساو کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

ہاؤسا زبان کی ممتاز نعت گو: نانا اساو

شیخو عثمان دان فودی کی بیٹی اساو ۱۷۹۳ء میں دہبل کے مقام پر پیدا ہوئیں۔ دہبل وہی مقام ہے جہاں شیخو نے ہجرت اور جہاد کی تحریک کا اعلان کیا۔ اساو کا نام حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیقہ کے نام پر رکھا گیا جو ہجرت نبیؐ کے وقت خدمات کے حوالے سے معروف ہیں (۴)۔ اساو شیخو کی چیت بیٹی تھیں وہ پیار سے انہیں ”نانا“ کہتے تھے۔ وہ اپنے بھائیوں میں سب سے زیادہ محمود بیلو کے قریب تھیں۔ محمد بیلو نے تعلیم نسوان کی اشاعت کے لئے ایک کتاب نصیحتی لکھی اس میں اسلام کی مشہور اہل علم خواتین کا ذکر کیا ان میں اساو کا نام بھی آتا ہے (۵)۔

دبیل سے ہجرت کے وقت اساو کی عمر ۳ سال تھی۔ اس کے بعد ان کی تقریباً "تمام عمر اسی طرح ہجرت اور جہاد میں گزری۔ وہ سفر میں شریک رہتیں جہاد میں حصہ لیتیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف اور خواتین کی تعلیم میں بھی مصروف رہتیں۔ نو عمری میں ان کا رہن سہن فولانی خواتین کا تھا لیکن تحریک کے دوران انہوں نے مکمل طور پر ہاؤسا طرز معاشرت اپنا لیا۔ وہ اپنی تمام مصروفیات کے باوجود مجاہدین کے لئے کپڑا بننے میں دوسری ہاؤسا خواتین کے ساتھ برابر شریک رہتیں۔ کاشت کاری میں بھی ہاتھ بٹاتیں انہیں لوگ اودارگاری (قبیلے کی بڑی) کہتے تھے (۶)۔ تحریک کے دوران زیادہ وقت سفر میں گزرتا تھا لیکن وہ اپنی ان مصروفیات کے لئے بھی وقت نکالتیں۔ ان کی ان ہمہ گیر مصروفیات کی بنا پر انہیں خواتین انا (ملکہ) کہتی تھیں۔

تانا اساو نے خواتین اور ان کے مسائل پر نظم اور نثر دونوں میں لکھا۔ ان کی نظموں سے خواتین کی مشکلات اور ان کی معاشرتی حالت کا بھی پتہ چلتا ہے۔ ان کی ایک نظم "رانار القیامہ" کے دو اشعار ملاحظہ ہوں:

قتل و غارت بے حد و حساب ہے

عورتوں کی تعداد بڑھ گئی ہے

علم حاصل کرو

تاکہ تم زندگی کی اہمیت سے آگاہ ہو سکو

بیویاں پیچھے رہ جاتی ہیں

خاوند بہت کم وقت دیتے ہیں

دن گزرتے جاتے ہیں (۷)

تانا اساو نے عورتوں کی تعلیم کے لئے جنون کی حد تک کام کیا، دن رات اس میں مصروف رہیں۔ عورتیں اپنے بچوں کو کمر پر اٹھائے قافلوں کی صورت میں دور دراز سے سفر کر کے اساو کے پاس آتی تھیں۔ تانا کی شاگرد گھر گھر جا کر عورتوں کو تعلیم کے لئے سفر پر آمادہ کرتیں، انہی شاگردوں میں ایک "حوا" تھیں۔ تانا اساو نے ایک نظم "سونورے حوا" اسی شاگرد کے لئے لکھی۔ فرماتی ہیں:

کری میں، برسات میں

فصل کی بوائی پر، کٹائی پر

ریت اور دھند کا موسم ہو

یا بارش سے پہلے جس کا

وہ شاہراہ پر ہر دم رواں دواں نظر آتی ہے

لوگوں کو میرے پاس لاتی ہے

میں انہیں دین کی باتیں بتانے کی کوشش کرتی ہوں

طال کے بارے میں بتاتی ہوں، حرام کے بارے میں بتاتی ہوں (۸)

تانا اسماؤ کی نظم و نثر میں قریباً ۴ تصانیف ہیں، یہ ہاؤسا، فلفلدے اور عربی زبانوں میں

ہیں۔ موضوعات کے لحاظ سے یہ تصانیف آٹھ اصناف میں تقسیم کی گئی ہیں:

۱۔	متصوفانہ کلام	۵۔	سیاسیات
۲۔	مواعظ	۶۔	تاریخ
۳۔	نعتیہ کلام	۷۔	مرثیے
۴۔	فقهی احکام	۸۔	ادبِ آداب

تاریخی موضوعات کے لحاظ سے اسماؤ کی سب سے اہم تخلیق ”واکھر گیائے“ (سفرِ کاکیت) ہے۔ جس میں انہوں نے اپنے والد شیخ عثمان دان فودیو کی زندگی، خصوصاً ”تبلیغ، جماد و ہجرت کے دوران قریہ قریہ سفر کا ذکر کیا ہے۔ دہلی نقطہ نظر سے ان کی سب سے مقبول نظم ”واکھر محمد وہ“ (محمدؐ کاکیت) ہے۔ ادبی نقطہ نظر سے اسماؤ کا شاہکار ان کی نعت ہے جس کا عنوان انہوں نے عربی میں رکھا۔ نعت ہاؤسا زبان میں ہے۔ ہم ذیل کی سطور میں اس کا اردو مفہوم پیش کر رہے ہیں۔ (۹) ہر شعر کے آخر میں درود و سلام کا اضافہ ہم نے خود کیا ہے کیونکہ اس نعت خوانی کے وقت بار بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آنے پر سامعین کا درود پڑھنا بھی نعت کا حصہ ہی ہے اور اسی سے نعت میں ایک صوتی میزان قائم ہوتا ہے۔

قصیدہ فی مدح الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

آؤ اس بادشاہ کی حمد کریں جو سب کا رب ہے
آؤ اس بادشاہ کا شکر ادا کریں
جس نے حضرت محمدؐ کو تخلیق کیا

(درود اس پر، سلام اس پر)

آؤ اس نبی کے لئے خیر و برکت کی دعا کریں
جو کل عالم کا سردار ہے، جو احمد ہے

(درود اس پر، سلام اس پر)

اے لوگو! میری اس نعت کو شرف قبول بخشو
آؤ سب مل کر نبی احمدؐ کی توصیف گائیں

(درود اس پر، سلام اس پر)

خدا نے ہمیں اس کی نعت گوئی کا حکم دیا ہے (۱۰)
آؤ ہم اس عزم کا اظہار کریں
کہ ہم ثنا خوان محمدؐ ہیں

(درود اس پر، سلام اس پر)

آؤ اس کی ثنا خوانی کریں
تاکہ ہمارے دلوں کو روشنی ملے
تاکہ ہمارا ظاہر و باطن پاک ہو جائے
خیرا بشر احمدؐ کی ثنا خوانی

(درود اس پر، سلام اس پر)

ہم خدائے ذوالجلال سے غنود درگزر کے طلب گار ہیں
جس کا جود و کرم ہر آن جاری و ساری ہے
اے خدا اپنے احمدؑ کے عظیم رتبے کے وسیلے سے ہم پر کرم فرما

(درود اس پر، سلام اس پر)

ہم بخشش کی دعا کرتے ہیں
اے رحمان و رحیم بادشاہ ہمیں بخش دے
خیر الخلائق حضرت محمدؐ کے طفیل

(درود اس پر، سلام اس پر)

وہ حسین ترین میں خوب ترین ہے
اس کا رتبہ سب سے اعلیٰ ہے
خدائے برحق نے خود فرمایا
کہ احمدؑ کا ذکر سب سے بالا ہے (۱۱)

(درود اس پر، سلام اس پر)

آسمان کتنا ہی بلند ہو
وہ شان محمدؐ کی بلندی میں ہم سر نہیں
عظمت میں عرش بریں بھی
شان محمدؐ سے فرو تر ہے

(درود اس پر، سلام اس پر)

اس کی روشنی کے آگے
چودھویں کے چاند کی روشنی بھی ماند ہے
نور محمدؐ کا کوئی مثل نہیں

(درود اس پر، سلام اس پر)

وہ شجاعت میں بے مثال ہے

خیر البریہ حضرت محمدؐ جیسا کوئی سورا نہیں

(درود اس پر، سلام اس پر)

مٹک و کافور کی خوشبو کے کیا کہنے

لیکن تم تو جانتے ہی ہو

دنیا کی نفیس ترین خوشبو

حضرت محمدؐ کے بدن اطہر کی صندلی خوشبو ہے

(درود اس پر، سلام اس پر)

نہ حسن و جمال میں، نہ جاہ و حشم میں

کوئی اس کا ہم سر نہیں

پوری کائنات میں محمدؐ کا کوئی شیل نہیں

(درود اس پر، سلام اس پر)

نوع انسان میں

نہ اس جیسا پہلے کبھی پیدا ہوا

نہ محمدؐ کا ثانی کبھی پیدا ہو گا

(درود اس پر، سلام اس پر)

سیرت و کردار میں، اخلاق و شاکل میں

اس جیسا کہاں

ہنس مکھ طبیعت اور من موہنی مسکراہٹوں والا

محمدؐ جیسا کہاں مل سکتا ہے

(درود اس پر، سلام اس پر)

تمہیں ایک سچی بات بتاؤں

آپ کی طبیعت میں نہ غیظ تھا نہ غضب

اگر حضرت محمدؐ کو کبھی غصہ آتا تھا

تو صرف گناہ اور برائی پر

(درود اس پر، سلام اس پر)

جب آپ غصے میں آتے تو دنیا کی کوئی طاقت
انہیں منا نہیں سکتی تھی
صرف توبہ سے محمدؐ کو راضی کیا جاسکتا ہے

(درود اس پر، سلام اس پر)

وہ انسانوں کے لئے
بڑے صبر و ضبط والے ہیں
محمدؐ برکھا کے بادل کی طرح دریا دل ہیں

(درود اس پر، سلام اس پر)

خدا نے انہیں بے شمار معجزات دے کر بھیجا
لیکن محمدؐ کا اصل معجزہ قرآن کریم ہے

(درود اس پر، سلام اس پر)

یہ سچ ہے کہ
آپ کے لئے فارس کا آتش کدہ سرد پڑ گیا
ساوا کا دریا خشک ہو گیا
کسری کے محل کی دیواریں گر گئیں
موبدان موبد نے خواب میں دیکھا
کہ محمدؐ کی ہیبت سے کفر کے نشان سرنگوں ہو رہے ہیں (۱۲)

(درود اس پر، سلام اس پر)

بخاری (۱۳) اور ترمذی (۱۴) نے لکھا ہے
کہ تیرہویں رات کا چمکتا چاند
محمدؐ کے اشارے سے دو ٹکڑے ہو گیا

(درود اس پر 'سلام اس پر)

تم جانتے ہو کہ
قرآن کریم نے بھی
خیر الخلائق محمدؐ کے اس معجزے کو کھول کر بیان کیا ہے (۱۵)

(درود اس پر 'سلام اس پر)

ظہر کی نماز کے وقت
درخت جھک کر سایہ قلن ہو گیا
کیونکہ علیؑ نے محمدؐ کے وسیلے سے دعا کی تھی (۱۶)

(درود اس پر 'سلام اس پر)

آپ براق پر سوار زمین سے آسمان کی طرف گئے
خیر البریہ محمدؐ کے سوا اور کون اس مقام محمود تک پہنچا (۱۷)

(درود اس پر 'سلام اس پر)

اس نے ام معبدؓ کی بکری پر اپنا دست مبارک رکھا
اور اسی وقت وہ دودھ دینے لگی (۱۸)
یہ احمدؓ نبی کا معجزہ تھا

(درود اس پر 'سلام اس پر)

بادل نے اس پر سایہ کیا (۱۹)
اونٹنی اپنی شکایات لے کر
پیغمبر خدا محمدؐ کے دربار میں حاضر ہوئی (۲۰)

(درود اس پر 'سلام اس پر)

سراقتہ کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا
یہ نبیؐ کا معجزہ تھا

چترلی چٹان مٹی بن گئی (۲۱)
محمدؐ کا رتبہ ہی ایسا ہے

(درود اس پر، سلام اس پر)

خیر الانام کے سامنے
گہوارہ اور ہرن بولنے لگے (۲۲)
یہ سچے معجزے عظیم رتبے والے احمدؐ کے ہیں

(درود اس پر، سلام اس پر)

لوگوں نے کہا
وہاں تو فاختہ نے اندھے دے رکھے ہیں (۲۳)
یہ مہاجر نبیؐ کا معجزہ تھا

(درود اس پر، سلام اس پر)

آپ نے عکاشہ کو چھری دی
جو جنگ میں تلوار بن گئی (۲۴)

(درود اس پر، سلام اس پر)

آگے آگے فرشتوں کا دستہ تھا
سب پیارے نبیؐ کی گواہی دے رہے تھے (۲۵)
یہ احمدؐ نبیؐ خیر البشر کا معجزہ تھا

(درود اس پر، سلام اس پر)

پوری فوج گھوڑے اور اونٹ
سب سیر اور سیراب ہوئے
احمدؐ نبیؐ کے وضو کا بچا ہوا پانی سب کے لئے کافی ہو گیا (۲۶)

(درود اس پر، سلام اس پر)

درخت کے تنے کی آہیں اور آنسو جو

پیارے نبی کے فراق میں نکل پڑے (۲۷)
نبی احمدؑ کا معجزہ تھا

(دروود اس پر، سلام اس پر)

آپ کے معجزے بے شمار ہیں
ان سب کا بیان ممکن نہیں
حلیہ خود بہت سے معجزوں کی گواہ ہیں
صرف خدائے عظیم ان کا شمار جانتا ہے
جس نے احمدؑ نبی کو پوری کائنات کا مصطفیٰ بنایا

(دروود اس پر، سلام اس پر)

اے خدا ہم دعا کرتے ہیں
احمدؑ نبی خیر الانامؑ کے مقام کا واسطہ
ہمیں اس دنیا میں سرخرو فرما

(دروود اس پر، سلام اس پر)

اے خدا ہماری موت کو آسان فرما
تجھے محمدؐ کی شان و عظمت کا واسطہ

(دروود اس پر، سلام اس پر)

اے خدا منکر اور نکیر کے جوابات کی توفیق دے
برنخ - میں راحت و سکون عطا فرما
پیغمبر خیر الانامؑ کا واسطہ

(دروود اس پر، سلام اس پر)

اے خدا ہم آخرت میں نجات کی دعا مانگتے ہیں
یوم حساب تیرے کرم کے طلب گار ہیں
پیغمبر خیر الانامؑ کے واسطے

(درود اس پر، سلام اس پر)

اے خدا جب اعمال کا ترازو قائم ہو
ہماری نیکیوں کا پلڑا ہماری فرما
محمدؐ خیر الانام کا واسطہ

(درود اس پر، سلام اس پر)

اے خدائے ذوالجلال
اے شاہ بے نیاز
اے رب کریم
جب اعمال کی کتابیں ملنے لگیں
تو ہماری کتاب دائمیں ہاتھ میں عطا فرما
تجھے احمدؐ نبی کا واسطہ

(درود اس پر، سلام اس پر)

یا الہی
ہمیں نبی برحق کی شفاعت نصیب کر
تجھے احمدؐ خیر الانام کے مقام محمود کا واسطہ

(درود اس پر، سلام اس پر)

اے خدا! ہم جہنم کے پل پر سے سلامتی سے گزر جائیں
تجھے محمدؐ نبی کی عظمت کا واسطہ

(درود اس پر، سلام اس پر)

اے خدا ہمیں کوثر سے سیراب فرما
ہمارے پیارے نبی خیر الانام محمدؐ کی جمیل کوثر سے

(درود اس پر، سلام اس پر)

اے خدا ہمیں یوم آخر میں آگ سے بچانا

ہمیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرماتا
اے خدا ہمیں روز حساب
پیارے محمدؐ کا چہرہ دکھا
تجھے خیر البریہ حضرت محمدؐ کے مقام کا واسطہ

(درود اس پر، سلام اس پر)

اے خدا تو روز حساب کا اکیلا مالک و بادشاہ ہے
ہمیں اپنے حضور میں اپنے دیدار کی تاب عطا فرماتا
تجھے پیارے نبی حضرت محمدؐ کا واسطہ

(درود اس پر، سلام اس پر)

اے بادشاہ مطلق
ہمیں اپنے شیوخ اور والدین کے ساتھ رکھنا
نبی خیر الانامؐ کے واسطے سے

(درود اس پر، سلام اس پر)

ہمیں شیخ عبدالقادر کے ساتھ رکھ
جو روز قیامت ہمیں پیغمبر محمدؐ کے پاس لے کے جائیں گے

(درود اس پر، سلام اس پر)

اے خدا ہم تیرا شکر بجالاتے ہیں
کہ محمدؐ کی نعت کا یہ گیت مکمل ہوا
اے اللہ حضرت محمدؐ کے واسطے اسے قبول فرما

(درود اس پر، سلام اس پر)

اے خدا!
نبی خیر الانامؐ پر
بیشہ اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرما

اس کی آل پر رحمت ہو
 اس کے صحابہ پر رحمت ہو
 اس کے تابعین پر رحمت ہو
 اس نعت کی ہجری تاریخ
 ہمارے رہبر خیرا بشر ہے
 اے خدا ہمیں ان کی سنت سے
 ہدایت کی توفیق عنایت فرما

ہاؤسا نعت

اسلامی ہاؤسا ادب زیادہ تر شیخ عثمان دان فودیو کی تحریک کے زیر اثر وجود میں آیا۔ اس میں زیادہ حصہ منظوم ادب کا ہے۔ نظمیں ہاؤسا قصیدے کی روایت کے مطابق طویل اور شاعر کی قادر الکلامی کا اظہار ہوتی تھیں۔ منظوم ادب چار اصناف پر مشتمل ہے (۲۸)

- ۱۔ بیگن النبی (ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم)
- ۲۔ وعظ و نصیحت - اس کے موضوعات آخرت، خوف خدا اور اخلاقیات ہیں)
- ۳۔ توحیدی (توحید - اس صنف نظم میں صفات باری تعالیٰ خصوصاً وحدانیت کا ذکر ہوتا ہے)
- ۴۔ فقہ (فقہ - اس میں فقہی احکام خصوصاً "زکوٰۃ اور قانون اسلامی کے مختلف پہلوؤں کا ذکر ہوتا ہے)

سب سے مقبول صفت بیگن النبی ہے۔ اس کی دو معروف اشیتیں ہیں۔

۱۔ سیرا (سیرت یعنی نبی اکرمؐ کی زندگی کے واقعات)

۲۔ مدحو (مدح، قصیدہ، نعت)

سیرا کے موضوعات عام طور پر مغازی رسول ہیں۔ لیکن شیخو کی تحریک کے دوران اس کے ذریعے سیرت کے بنیادی حقائق و واقعات، شامل اور اخلاقیات کو نظم میں اس طرح سمویا کہ عام آدمی بھی سیرت النبی سے آگاہ ہو گیا۔ یہ شاعر خود اہل علم تھے۔ اس لئے مستند مراجع و مصادر سے بیان کرتے تھے۔ مغازی کے علاوہ سیرا نظموں کے موضوعات میں معراج النبی، ہجرت، تحویل قبلہ

کے واقعات بھی شامل تھے۔ سیرا نظموں میں اسماؤ ”واکھر محمد“ (محمدؐ کا گیت) بہت مقبول ہوا۔ کانو کی مساجد میں ہر جمعہ کی نماز کے بعد اور دوسری اسلامی تقریبات پر اس گیت کو گائے جاتے ایک صدی گزر چکی ہے اور آج بھی اسی طرح ہر وعزز ہے۔ (۲۹)

بیگن النبی مسلمان کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذاتی تعلق، جذباتی لگاؤ اور مذہبی وارفتگی کے احساسات کو ابھارتی ہے۔ اس لئے اسلامی ادب کی سب سے مقبول صنف ہے۔ تاہم بیگن النبی پر عربی ادب کا گہرا اثر ہے۔ اس کا تانا بانا قرآن و حدیث کی تلمیحات و الفاظ سے بنا جاتا ہے اس صنف کا آغاز شیخو کے بیٹے عیسیٰ بن عثمان فودیو کی تلمیحات سے ہوا (۳۰) اور تانا اسماؤ نے اس فن کو بلندیوں تک پہنچایا۔

تانا اسماؤ کی نعت (قصیدہ فی مدح الرسول) سات حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبے کے بارے میں اور ان پر درود و سلام کے بارے میں اسلامی احکام کی طرف اشارات پر مشتمل ہے۔ دوسرے حصے میں خصائص النبی اور خصائل و شمائل کا ذکر ہے۔ تیسرے حصے میں معجزات نبی اکرم کا ذکر ہے۔ چوتھے حصے میں سعاد اور آخرت کے حوالے سے رسول اکرم کے مقام خصوصاً ان کی شفاعت کا حوالہ دیا گیا ہے۔ پانچویں حصے میں حشر، برزخ، جنت اور دوزخ کے بارے میں اشارات ہیں اور اسلام کی برگزیدہ شخصیات کی معیت کی خواہش بیان کی گئی ہے۔ چھٹے حصے میں شان رسول اکرم کے بارے میں اسلامی تعلیمات کا ذکر ہے اور اس کے حوالے سے دعائیں ہیں۔ آخری حصے میں اس نعت کی تاریخ رقم ہے کہ یہ ۳۵۵ھ میں لکھی گئی۔

یہ نعت مدح کی ہیئت میں لکھی گئی جو بیگن النبی کی مقبول ترین ہیئت ہے۔ یہ قصیدے کی طرز پر لکھی جاتی ہے اس کے موضوعات شمائل و خصائل نبی اور معجزات ہیں۔ مدح و تہنیت، استعارات، تلمیحات اور منظر نگاری وغیرہ میں ہاؤسا ادب کی دوسری اصناف سے مختلف ہے کہ اس میں مقامی حوالے اور استعارے نہیں ملتے۔ اس معاملہ میں یہ سراسر عربی نعتیہ شاعری کی روایت کی پابند ہے۔ ہاؤسا ادب کے مورخ سکٹ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

”اسلوب کی یہ پابندی غالباً موضوع کے مزاج کی وجہ سے ہے۔ پیغمبرؐ کی زندگی عرب ماحول میں بسر ہوئی۔ معجزات جن کو اس صنف میں مرکزی مقام حاصل ہے

وہ بھی اس ماحول کے مظاہر اور مناظر کو پیش کرتے ہیں۔ چونکہ عربی مدح کی روایت اصل ہیئت کی پابندی کی متقاضی ہے اس لئے نئے خیالات اور تشبیہات کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ پھر عقیدت و احترام کا رویہ بھی کسی بدعت کی اجازت نہیں دیتا۔ (۳۱)

مدح کی امتیازی خصوصیت اس کا تلمیحیاتی، علامتی اور استعاراتی انداز ہے۔ کوئی واقعہ یا بات محض چند لفظوں میں اختصار کے ساتھ چلتے چلتے ایک علامت یا اشارے سے بیان کر دی جاتی ہے۔ سامعین پورے واقعے سے باخبر ہونے کی وجہ سے بے حد محفوظ ہوتے ہیں۔ چونکہ سیرا نظمیں عوامی ادب کا حصہ ہیں اور ان کے ذریعے سیرت نبی کے اکثر حقائق سے عوام آگاہ ہیں اس لئے یہ اسلوب بیان نہایت مناسب ہے۔

اس اشاراتی اور تلمیحیاتی انداز کی وجہ سے شاعر بہت سے واقعات اور شامل نبی کا ذکر بہت تیزی اور تسلسل سے کرتا ہے۔ اس سے ایک منفرد تاثر پیدا ہوتا ہے۔ سننے والے کو ایسا لگتا ہے گویا انوار کی مسلسل ٹپاٹپ بارش ہو رہی ہے۔ جن واقعات و مناظر کا ذکر ہو رہا ہے وہ باری باری تیزی سے یادوں کے پردے پر ابھرتے چلے جاتے ہیں اور سامع مسحور ہوتا چلا جاتا ہے۔ نانا اسماؤ کی پوری نعت اسی انداز بیان کی مثال ہے۔

ہاؤسا نعت کے اس انداز سے اور ہر شعر پر درود و سلام کی تکرار سے سامعین محض تماشائی نہیں رہتے بلکہ شاعر کے ساتھ اس محفل نعت میں مدح کے عمل میں برابر کے شریک بن جاتے ہیں۔

ہاؤسا نعت پر عربی نعتیہ شاعری کے دو سلسلے اثر انداز ہوئے ہیں۔ ایک خالص عربی سلسلہ جس میں محمد بن سعید البوسیری (م ۲۹۶ھ) کی الکواکب الدریہ فی مدح خیر البریہ جو قصیدہ بردہ کے نام سے معروف ہے خصوصاً قابل ذکر ہے۔ دوسرے شمالی اور مغربی افریقہ کی نعتیہ شاعری اور سیرت کی کتابوں کا سلسلہ جن میں قاضی عیاض بن موسیٰ (م ۵۳۳ھ) کی الشفا بتعريف حقوق المصطفى، ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ بکرا شتریطیسی (م ۳۶۶ھ) کا سمط الہدی المعروف قصیدہ لامیہ، محمد بن ابی بکر رشید الوعظ (م ۶۲۲ھ) کے القصائد الوتریہ فی مدح خیر البریہ، عبدالرحمن بن یخلفتن الفازانی (م ۷۲۶ھ) کی العشرینیات المحمدیات اور محمد بن سلیمان الجزلی (م

۸۷۰ ھ) کی دلائل الخیرات اور شواق الانوار فی ذکر الصلاة علی النبی المختار کے اثرات بہت واضح ہیں۔

اساؤ کی نعت میں معراج اور معجزات کا ذکر مختصراً اشاروں میں کیا گیا ہے۔ معجزات کے بیان کا مقصد نبی اکرمؐ کی حقانیت کے لئے کائنات کی گواہی بیان کرنا ہے۔ خود معجزات کا بیان مقصود نہیں بلکہ ان کے بیان کے ذریعے نبی اکرمؐ کا مرتبہ اور مقام کی عظمت دل نشین کرنا ہے اور اس میں بھی اکثر یہ جہاز اختیار کیا گیا ہے کہ پہلے سے معروف ادب پاروں سے ملتے جلتے مصرعے اور اشعار کے گئے جن سے فوراً دھیان ان معروف نعتیہ ادب پاروں کی طرف جاتا ہے اور تفصیلی بات کہنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ مثلاً ”معراج کے پارے میں اساؤ کے اشعار دلائل الخیرات عشرینیات“ سمط الہدیٰ اور وتریہ کے ان اشعار کی یاد دلاتے ہیں۔

براق کے سوار پر خدا کی رحمتیں نازل ہوں (۳۲)

(دلائل الخیرات)

میں گواہی دیتا ہوں

اللہ نے اپنے بندے کو رات کے سفر پر روانہ کیا

وہ مسجد اقصیٰ سے چلا اور عرش تک چڑھتا چلا گیا (۳۳)

(عشرینیات)

احمد چلا

اور عرش کے تخت کے نزدیک ہوتا چلا گیا (۳۴)

(وتریہ)

قصیدہ وتریہ کا یہ شعر تو اساؤ کے ہاں تقریباً ”انہی الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔

معراج کے سفر کی بنا پر

نبی کریمؐ کو کائنات کے تمام لوگوں پر برتری حاصل ہو گئی (۳۵)

(وتریہ)

اسی طرح معجزات کے بیان میں اساؤ کی نعت میں عربی کی نعتیہ شاعری سے بہت سے

معاملات موجود ہیں۔

ام معبد کی بکری کے معجزے والے شعر کا سمط الہدی کے مندرجہ ذیل شعر سے موازنہ کیجئے۔

اور بکری

جب آپ کے کف دست نے اسے چھوا

اس کے بدن میں طراوت آگئی (۳۶)

اسماؤ کا شعر اس نامعلوم شاعر کے کلام کی بھی یاد تازہ کرتا ہے جسے محمد بن عبدالوہاب نے مختصر سیرۃ الرسول میں ذکر کیا ہے۔

فدعا بشاة حائل فتحلب

لہ بصریح صرة الشاة مزید (۳۷)

یا قطرب معنزلی (م ۲۰۶ھ) کے اس شعر سے موازنہ کیجئے :

ومن ذاک شاة خلوة الضرع مسها

قدرت بغرز حافل بنز بد (۳۸)

بادل کے سایے کے معجزے والا شعر قصیدہ بردہ کے مندرجہ ذیل شعر کی یاد دلاتا ہے۔

ایک بادل کی طرح جو

جہاں آپ جاتے ہیں یہ بھی جاتا ہے

دن کی کڑی دھوپ میں آپ کی حفاظت کرتا ہے (۳۹)

قطرب معنزلی کے اس شعر سے بھی موازنہ کریں

تظلم من کل حر یصیبہ

نقیم علیہ ما اقام فیہ رکد (۴۰)

اونٹنی کی شکایت والا شعر ولاتل الخیرات کے مندرجہ ذیل شعر کے مماثل ہے۔

اے خدا تیری رحمتیں نازل ہوں اس پر

جس کے پاس اونٹنی شکایت لے کر آئی (۴۱)

سراقہ کی گھوڑی کے دھنسنے کے بارے میں شعر سمط الہدی کے مندرجہ ذیل شعر کے قریب ہے۔

سراقہ کا واقعہ کھلا معجزہ ہے

اس کی گھوڑی کچڑ میں دھنس گئی

جہاں کوئی کچڑ نہ تھا (۴۲)

غار ثور پر فاختہ کے انڈوں کے ذکر کا شعر قصیدہ بردہ اور سمط الہی کے ان اشعار کی یاد دلاتا ہے۔

انہوں نے سوچا

فاختہ کیسے آسکتی ہے

گھڑی خیر الخلاق پر جالا کیسے بن سکتی ہے (۴۳)

(بردہ)

خدا نے فاختہ کو تمہارے لئے حکم دیا

کہ وہ آکر گھونلے میں بیٹھ جائے (۴۴)

(سمط الہی)

گھڑی کے تے کے رونے والے شعر کے ساتھ قطرب معزلی کا یہ شعر پڑھیے۔

قد سمعوا صوتا من الزرع بنیا

فیا عجا من یشک وبلحد (۴۵)

نبی اکرمؐ کے فضائل کا ذکر اسماؤ کی نعت میں بہت محبت و عقیدت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ نبی اکرمؐ کی طبیعت میں شفقت و نرمی، رحمت و درأفت اور غصے کے نہ ہونے کا ذکر کتنے خوبصورت انداز میں ہوا ہے۔ یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ تقریباً "انہی الفاظ اور خیالات کے ساتھ یہ بات ایک جدید شاعر احمد شوقی نے اپنی نعت میں کہی ہے۔

فاذا غضبت فانما ہی غضبتہ

فی الحق 'لاضمن ولا بغضا' (۴۶)

اگرچہ احمد شوقی کا زمانہ بہت بعد کا ہے لیکن یہ مماثلت دونوں شعری روایتوں کی قربت اور ان میں فکری تسلسل کا پتہ دیتی ہے۔

فضائل و فضائل نبی کے باب میں بھی اسماؤ کے اشعار مندرجہ بالا مراجع سے استفادے کی

شہادت دیتے ہیں۔ اسماء کا وہ شعر جہاں بدر کی روشنی کو نور نبی کے مقابلے میں بچ بتایا گیا ہے
 عشرینیات کے اس شعر سے بہت قریب ہے:
 ان کی مثال بدر کے چاند سے نہ دو
 اس کی روشنی تو مینے میں ایک ہی بار اور وہ بھی پندرہویں دن ہوتی ہے۔
 اس کی چاندنی، آب و تاب اور زندگی سب وقت کی پابند ہیں۔ (۳۷)
 اسی طرح نبی اکرمؐ کے جسد اطہر کی خوشبو کے ذکر والا شعر عشرینیات کے اس شعر سے مماثل
 ہے۔

مٹک و کافور

اس کے بدن کی خوشبو کے سامنے بچ ہیں (۳۸)

ظہور قدسی کے موقع پر کسری کے محل کے کٹرے کرنے، آتش کدہ کے بجھنے اور سادہ
 دریا کے خشک ہونے کا اسماءؓ نے مختصر ذکر کیا ہے۔ یہ اشعار قصیدہ بردہ سے بہت قریب ہیں۔
 نبی اکرمؐ کے مراتب کی بلندیوں کے مقابل میں آسمان کی بلندیوں کے بچ ہونے کا خیال
 قصیدہ بردہ میں اس انداز میں بیان ہوا ہے۔
 کیف ترقی دقتک الانبیا *
 یا سماء ما طاولتها سماء (۳۹)

اس تجربے سے ہم اس عمومی نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ہاؤسانعت مدح نبی کے ساتھ ساتھ
 ترسیل و ابلاغ کا قریضہ بھی سرانجام دے رہی تھی۔ اس نے علی نعت کی روایت کو ایک عام
 ہاؤسا مسلمان تک اس کی زبان میں پہنچایا۔

یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ تحریکات کے لئے ایک اہم مسئلہ یہ بھی ہوتا ہے کہ دین اور
 علم کی اعلیٰ روایات کو عام آدمی تک کیسے منتقل کیا جائے۔ اسلامی تعلیمات زیادہ تر علی زبان میں
 تھیں۔ احکامات زیادہ تر کلام اور فقہ کے تجریدی اور خشک پیرایے میں بیان ہوتے تھے۔ ہاؤسا
 نعت گوئی کا یہ کمال ہے کہ ترسیل کے اس مسئلے کو بہت ہی غیر محسوس طریقے سے حل کر لیا۔
 نعت کے پیرائے میں نبی رحمت کے شائک، خصائل اور فضائل بیان کر کے ان سے محبت کا جذبہ

بیدار کیا ان کے مقام اور مرتبے کا احساس دلایا۔ معاد اور آخرت کے پیچیدہ مسائل دعا کے انداز میں پہنچا دیئے۔ دینی تعلیمات کے ذریعے مسلمانوں میں دین کے لئے جذبہ و احساس بیدار کیا جائے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسلامی تعلیمات سے آگاہی کے لئے عربی زبان، کلام اور فقہ کی جانکاه پابندیوں کے ذریعے انہیں کسی مخصوص طبقے کی اجارہ داری میں محدود کرنے کی بجائے ایک عام آدمی کی ان تک رسائی آسان کر دی۔ اس عظیم کارنامے کا سرا ایک خاتون کے سر ہے جس نے تعلیم نسواں کے لئے جہاد میں اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔

حوالہ جات و حواشی

- ۱۔ محمد خالد مسعود، ”فولانی تحریک کے رہنما - شیخ عثمان دان فودیو“ فکر و نظر“ جلد نمبر ۱ (۱۹۶۳ء) شمارہ نمبر ۱۲، صفحات ۷۳-۷۴
- ۲۔ عبداللہ بن محمد، ”تذکرین الوردت (حقائق و ترند ایم سکٹ) آبادان“ ۱۹۶۳ء، صفحات ۱۱۱ و ۱۱۲
- ۳۔ شیخ عثمان دان فودیو، ”نور الالباب“
- بحوالہ Thomas Hodgkin, Nigerian Perspective (London, 1969)
- ۴۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے والد اور نبی اکرمؐ کا ہجرت کے لئے زاد راہ باندھنے میں مدد کی اور غار ثور تک کھانا بھی لے کر آئی تھیں۔
- بحوالہ ۵۔
- Jean Boyd, 'The contribution of Nana Asma'u Fodio in the Jihadist Movement of Shehu Dan Fodio from 1820-1862', M.Phil. Thesis, Polytechnic of North, London, 1982.
- ۶۔ بحوالہ ایضاً
- ۷۔ بحوالہ
- Jean Boyd, 'Nana Asma'u Fodio, A Description of the works she wrote between 1836 and 1840', In Essays in Honour of Professor Abdullahi Smith, Zaria, 1980, p. 110.
- ۸۔ ایضاً ”ص ۴۳
- ۹۔ اس اردو ترجمے میں ہم نے مندرجہ ذیل کتاب میں دیے گئے انگریزی ترجمے سے استفادہ کیا ہے۔
- M. Hiskett, A History of Hausa Islamic Verse (London 1975) pp. 44-48
- ۱۰۔ مندرجہ ذیل آیت کی طرف اشارہ
- ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (الاحزاب: (۳۳) (۵۶)
- ۱۱۔ مندرجہ ذیل آیت کی طرف اشارہ ہو فمنا لک ذکرک (الانشراح (۹۴) (۴)
- ۱۲۔ سیرہ ابن ہشام میں ان واقعات کا ذکر نہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی رات پوری دنیا میں جو واقعات تصور میں آئے ان کا ذکر سیرت کی عام کتب میں موجود ہے اور اتنا عام ہے کہ اس کے حوالے کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ قاضی عیاض کی کتاب الشفا کے شارح ملا علی قاری نے ان روایات کی تخریج کرتے ہوئے تہذیبی کا حوالہ دیا ہے ملا علی قاری، ”شرح الشفا“ بیروت دارالکتب العلمیہ ”ت“ (ن) ”ج ۱ ص ۱۷۷
- قاضی عیاض نے یہاں بحیرہ طبریہ کا نام لیا ہے اور شک ہونے کی جگہ کم ہونا لکھا ہے۔ ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ طبریہ اردن کے قریب شام کے علاقے کا شہر ہے۔ لیکن پانی کے کم ہونے کی بات بحیرہ سادہ کے بارے میں مشہور ہے جو بلاد فارس کا ایک شہر ہے۔ ملا علی قاری نے مزید لکھا ہے کہ صحیح نسخہ میں سادہ ہے جو دوسرے نسخوں میں بدل کر طبریہ بن گیا (محولہ بالا) علامہ شبلی نے بھی دریائے سادہ لکھا ہے (سیرہ النبیؐ لاہور ناشران قرآن)
- منشی محمد شفیع (خاتم الانبیاء، دیوبند دارالاشاعت ۱۳۳۵ھ، ص ۸) نے المعوایہ اللدنیہ کے حوالے سے بحیرہ طبریہ لکھا ہے۔
- البتہ مبدان موبد کے خواب کا ذکر الشفا میں نہیں۔

سید سلیمان ندوی (سیر النبی ج ۳ لاہور ناشران قرآن / ت / ن / ص ۳۰) نے طبرہ اور سادہ دونوں نسخوں کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ اس قصے کے مراجع نقی 'ابن عساکر اور ابو خیم ہیں جن میں اس قصے کا مرکزی راوی مخروم ابن بانی ہے جو بمجمل قصص ہے اس روایت میں محمد بن جعفر بن امین بھی ہے جو حدیثیں وضع کرنے میں ملوث ہیں۔

۱۳ - محمد بن اسماعیل بخاری صحیح (تحقیق معطلی دیب اربہ) 'دقیق' دار ابن کثیر '۱۹۸۷ء ج ۴ صفحات ۱۸۳۳ - ۱۸۳۴

۱۴ - ابو موسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورو الجامع الصحیح (سنن الترمذی) 'ج ۵' حدیث - دار الحیاء التراث العربی 'ت - ن' ص ۳۹۷ - ۳۹۹

۱۵ - قرآن کریم میں ارشاد ہوا اقتربت الساعده فانشق القمر فان یروا اینہ یعرضوا ویقولوا سحرنا مستمر (القمر ۵۳: ۱-۲) قاضی عیاض نے اس آیت کے حوالے سے لکھا کہ اس آیت میں باطنی کا مفہد اس کے حقیقی اور حقیقی ہونے کی دلیل ہے اس کو مجاز قرار دینا صحیح نہیں۔ تمام اہل سنت مفسرین کا بھی شق قر کے وقوع پر اجماع ہے (الشفاء محولہ بالا ص ۵۸۳) ملا علی قاری نے شرح الشفا (محولہ بالا ص ۵۸۳) میں وضاحت کی ہے کہ اجماع کتنا صحیح نہیں کیونکہ الاطلاکی 'سجاد ندوی' 'نفی' 'حسن پوری اور ابو الیث نے اس آیت کے معنی یہ کیے ہیں کہ قیامت آنے پر اشتقاق ہو گا۔ تاہم بخاری ترمذی 'نسائی' 'مسلم' نے حضرت ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ شق قر بعد رسالت مآب میں وقوع پذیر ہوا۔

سید سلیمان ندوی (سیر النبی ج ۳ محولہ بالا ص ۳۱۰) نے مستدرک حاکم کی سند سے وضاحت کی ہے کہ شق قر کا واقعہ ہجرت سے پہلے پیش آیا۔ عبدالرزاق نے بھی یہی روایت کیا۔ سند احمد بن حنبل کے حوالے سے مولانا ندوی نے لکھا ہے کہ رسول اکرم کی حقانیت کے ثبوت کے لئے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھایا گیا۔ یہ اتمام حجت تھا اور آخری مجرہ تھا۔ جب قریش نے اس سے بھی انکار کیا تو ہجرت کا حکم ہوا 'گویا یہ قریش مکہ کی بربادی کا پیش خیمہ تھا (ایضاً ص ۳۱۱)

۱۶ - قاضی عیاض (الشفاء ج ۱ ص ۷۵۳) نے الاطبی کے حوالے سے اس منجربے کا ذکر کیا ہے لیکن اس میں حضرت علی اور عمر کی نماز کا نہیں۔

۱۷ - معراج کا ذکر قرآن حکیم میں ان الفاظ میں آیا ہے۔

سبحن اللہ اصریٰ بعینہ لیلان من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا اللہی بارکنا حولہ لتزیرہ من آیتینا اتمہ ہو السميع البصير (الاحراء ۱۷۱)

سید سلیمان ندوی نے معراج پر طویل بحث کی ہے (سیر النبی ج ۳ - محولہ بالا صفحات ۴۰۳ - ۴۸۸) انہوں نے معراج کی مختلف روایات میں حضرت ابوذر کی روایت کو سب سے مستند قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت ابوذر کی روایت میں براق کا ذکر نہیں تاہم حضرت مالک بن معمر انصاری کی روایت میں جسے مولانا ندوی حضرت ابوذر کے بعد دوسرا درجہ دیتے ہیں براق کا ذکر ہے (ایضاً ص ۴۱۸)

سند احمد 'ترمذی اور طبری میں براق کو گدھے سے بڑا اور ٹخے سے چھوٹا سفید رنگ کا ایک لمبا جانور بیان کیا گیا ہے جس کی تیز رفتاری کا یہ حال تھا کہ اس کا ہر قدم وہاں پڑتا تھا جہاں نگاہ کی آخری حد ہوتی تھی (ایضاً ص ۴۲۰)

۱۸ - ام مہدی کی بکری کا یہ مشہور معجزہ اس وقت پیش آیا جب رسول اکرم حضرت ابو بکر کے ساتھ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ کی طرف تشریف لے جا رہے تھے۔ راستے میں ام مہدی کا خیمہ آیا۔ ان کا گزارہ بکریوں کی پرورش پر تھا۔ حضرت ابو بکر کھانے پینے کی چیزوں کا پوچھا۔ ام مہدی نے کہا کہ صرف یہ بے دودھ والی دلی بکری ہے باقی

بکریاں ابو معبد چراگاہ لے گئے ہیں ' رسول اکرمؐ نے ان کی اجازت لے کر بکری کے تختوں کو ہاتھ لگایا تو وہ دودھ دینے لگی۔ اس دودھ سے حضورؐ اور ان کے ساتھ سیراب ہوئے اور باقی دودھ ام معبد کے ہاں چھوڑ دیا گیا۔

اس معجزہ کا ذکر قاضی میاض (الشفاعۃ) بحولہ بالا ص ۶۷۲) نے ابن سعد اور طبرانی کے حوالے سے کیا ہے۔ سید سلمان ندوی (سیرۃ النبی بحولہ بالا ص ۷۵۳ - ۷۵۹) نے بقوی، ابن شاپین، طبرانی، بیہقی، ابو نعیم اور حاکم کے حوالے سے ذکر کیا ہے لیکن ساتھ اس روایت کی اسناد کا تفصیل سے تجزیہ کرنے کے بعد اس کو تسلیم کرنے میں تامل کا اظہار کیا ہے (ص ۷۵۸)

۱۹ - بادل کے سایہ کرنے والا معجزہ ابن سعد، ابو نعیم، ابن عساکر اور ابن طبرانی سے منقول ہے کہ حضورؐ کی رضائی بن اور حضرت علیہ کی بیٹی نے بیان کیا کہ انہوں نے دیکھا کہ آپ جہاں جاتے بادل آپ پر سایہ کئے رہتا، سید سلمان ندوی نے اس واقعہ کو ضعیف اور کمزور روایات کی مثال کے طور پر بیان کیا ہے (سیرۃ النبی ج ۳ ص ۷۶۶)

۲۰ - اونٹ کی شکایت کا واقعہ ابو داؤد اور مسند احمد میں مروی ہے۔ ابو نعیم نے بھی اسے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ آپ ایک انصاری کے باغ میں گئے، ایک اونٹ چلا رہا تھا آپ کو دیکھ کر بلبلانے لگا۔ آپ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور وہ چپ ہو گیا۔ آپ نے انصاری کو فمائش کیا کہ اونٹ نے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور تکلیف دیتے ہو (سیرۃ النبی ج ۳ ص ۷۶۲)

۲۱ - سراقہ کے گھوڑے کا واقعہ امام بخاری نے براء بن عازب کی روایت سے علامات نبوت کے باب میں بیان کیا ہے (سیرۃ النبی ج ۳ ص ۶۳۶) سیرۃ ابن ہشام (ج ۲) قاصد محمد علی صفحہ ۱۹۶ ص ۳۳۹ میں بھی یہ واقعہ مذکور ہے لیکن گھوڑے کے دہننے کی بجائے بدکنے کا ذکر ہے۔ قاضی میاض (الشفاعۃ) ص ۷۱۳ نے گھوڑے کے سم دہننے کا ذکر کیا ہے۔

۲۲ - یہ معجزہ دلائل بیہقی، مسند احمد، حاکم اور ترمذی میں مذکور ہے۔ ذہبی، بخاری، دارمی، نسائی وغیرہ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے، سید سلیمان ندوی نے شرح مواہب لدنیہ کے حوالے سے لکھا ہے "ضعیف روایتوں میں گود آیا ہے لیکن ان کو صحیح کا درجہ حاصل نہیں۔ (سیرۃ النبی ج ۳ ص ۷۵۹)

۲۳ - سید سلیمان ندوی نے کبوتر کے انڈے دینے والی روایت کو قابل اعتراض روایات میں بیان کیا ہے (سیرۃ النبی ج ۳ ص ۷۵۲)۔ تاہم یہ واقعہ سیرت اور حدیث کی تمام کتابوں میں مذکور ہے۔ ابن اسحاق، میاض (الشفاعۃ) ج ۱ ص ۷۱۳ نے غار ثور پر دو کبوتروں کے بیٹھنے کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ اسے دیکھ کر قریش نے کہا "اگر اس غار میں کوئی ہوتا تو یہ کبوتر یہاں نہ ہوتے۔"

۲۴ - ملاحدہ ابو القاسم عبد الرحمن السبلی المروض الخائف (صیوت دار المعرفۃ ۱۹۷۸ء ص ۶۱)

۲۵ - قاضی میاض نے ابن سعد کے حوالے سے نمبر بنت جبہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت خدیجہ اور ان کے گھر کی عورتوں نے دیکھا کہ رسول اللہ تشریف لائے تو فرشتے ان پر سایہ کئے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے غلام میرہ سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ پورے سفر کے دوران میں نے یہی دیکھا (الشفاعۃ ج ۱ ص ۷۵۳)

۲۶ - صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں باب معجزات میں اس واقعے کا ذکر ہے، مسند احمد نے بھی اسے روایت کیا ہے (بحوالہ سید سلیمان ندوی، سیرۃ النبی ج ۳ ص ۶۵۹ - ۶۶۰)

۲۷ - یہ واقعہ حدیث اور سیرت کی کتابوں میں گیارہ مختلف صحابہ سے منقول ہے، مسجد نبوی میں منبر کی تعمیر سے پہلے رسول اکرمؐ مسجد میں کعبہ کے ایک تنے سے ٹک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ منبر تیار ہونے پر آپ نے تنے کو چھوڑ کر منبر پر خطبہ دینا شروع کیا تو ستون رونے لگا۔ (سید سلیمان ندوی، سیرۃ النبی ج ۳ ص ۶۶۴ - ۶۶۳)

Hiskett, Hausa Islamic Verse, p. 58.

- ۲۸

- ۲۹ ایضاً

M. Hiskett, "Hausa Literature", The Encyclopedia of Islam, New Edition, vol. 3, Leiden, 1971, p. 281.

- ۳۰

- ۳۱ ہکٹ 'ہاؤسا اسلامی شاعری' ص ۵۹ -

- ۳۲ دلائل الخیرات ' ص ۶۵ ' بحوالہ ہکٹ ص ۳۹ -

- ۳۳ فازازی ' عشریات ' حرف " ش " بحوالہ ہکٹ ' ہاؤسا اسلامی شاعری ' ص ۳۹ -

- ۳۴ قصیدہ و تزیہ ص ۵ بحوالہ ایضاً ص ۳۹

- ۳۵ قصیدہ و تزیہ ص ۸۹ بحوالہ ہکٹ ص ۵۰ -

- ۳۶ بحوالہ ہکٹ ص ۵۰ -

- ۳۷ بحوالہ ندوی ص ۴۸ - اس کا ذکر محمد بن عبدالوہاب نے مختصر سیر الرسول (لاہور: المکتبۃ السنۃ الحمدیہ ت

ن) میں صفحات ۱۲۹ - ۱۳۱ کیا ہے۔ اور یہ اشعار نقل کئے ہیں جو بلند آواز میں کہہ میں سنے گئے جب کہ کہنے والا نظر نہیں آتا تھا -

- ۳۸ بحوالہ ندوی ص ۱۳۳ -

- ۳۹ محمد بن سعید بن سیری قصید البرز ' ترجمہ و شرح ابوالحسنات محمد امجد قادری ' لاہور: ضیاء القرآن ۱۹۸۷ء ص ۱۸۶ -

- ۴۰ بحوالہ ندوی ص ۱۳۵ -

- ۴۱ دلائل الخیرات ص ۶۶ ' بحوالہ ہکٹ ص ۵۰ -

- ۴۲ بحوالہ ہکٹ ص ۵۰ -

- ۴۳ قصیدہ بردہ ص ۲۰۰ -

- ۴۴ ایضاً

- ۴۵ بحوالہ ندوی ' ص ۱۳۳ -

- ۴۶ بحوالہ ندوی ص ۴۷۵ -

- ۴۷ فازازی ' عشریات ' حرف " و " بحوالہ ہکٹ ص ۳۹ -

- ۴۸ قصیدہ و تزیہ ص ۱۰ بحوالہ ہکٹ ص ۳۹ -

- ۴۹ یوسری بحوالہ عبداللہ عباس ندوی ' عربی میں تفسیر کلام (لاہور: میزان ادب ۱۹۷۹ء ص ۱۷۷) -

